© rasailojaraid.com

واقعات و کوائف کو علمی تحقیق کے بعد قلم بند کیا۔ کتب مغازی کے ساتھ ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی صدی ہجری میں کام کا آغاز ہوا، اور بعد کے زمانے میں آنے والے مؤرخین نے عالمی تاریخ کے تناظر میں مسلم تاریخ کو مختلف زاویوں سے محفوظ کر دیا۔

زیرنظر تحقیق ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ مؤلف نے کتب حدیث، مغازی، سیرت و تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے بہت سے واقعات پر علمی تحقیق کی ہے، جو عرصے سے نقل کیے جاتے رہے ہیں، مثلاً حضرت علیؓ کے بارے میں یہ روایت کہ انھوں نے سیدہ فاطمہؓ کے انتقال تک حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی، یا حضرت سعد بن عبادہؓ نے جن کے بارے میں انصارِ مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قیادت کے لیے سوچ رہے تھے، حضرت ابوبکرؓ کے انتخاب کے بعد اپنے اختلاف کا اظہار سخت الفاظ میں کیا وغیرہ۔ مؤلف نے مستند تاریخی بیان کے ساتھ تجزیہ اور تحلیل کے عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ: جو روپے ان جلیل القدر صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے منسوب کیے جاتے ہیں، وہ عقل اور نقل دونوں معیارات پر پورے نہیں اترتے۔ اسی طرح: ''حضرت علیؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے جس طرح سے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تعاون اور مشاورت میں شرکت کی، یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ دونوں اصحابؓ کا پورا اعتماد، حمایت اور وفاداری خلیفہ اولؓ کو حاصل تھی''۔

ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی نے جامعہ اُم درمان سوڈان سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ کتاب حضرت صدیق اکبرؓ ان کے ڈاکٹریٹ کے مقالے کا ایک حصہ ہے۔ مؤلف نے دیگر تالیفات میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق، خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ اور خلیفۂ رابع حضرت علی بن ابی طالبؓ کے علاوہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی سیرت اور کارناموں کا جائزہ لیا ہے۔ تالیفات کے اس اہم سلسلے کو مکتبہ الفرقان، مظفرگڑھ نے بہت اہتمام سے طبع کیا ہے۔ عربی سے ترجمہ شمیم احمد خلیل سلفی نے بہت توجہ کے ساتھ سلیس اردو میں کیا ہے۔

یہ سلسلۂ تالیفات ہر تعلیم گاہ کے کتب خانے میں ہونا چاہیے تاکہ ان تاریخی تحریفات کی اصلاح ہو سکے، جن کی بنا پر مغربی مستشرقین اور بعض مسلمان تاریخ نگاروں نے بہت سے شبہات کو

© rasailojaraid.com